اردو ڈیجیٹل پیپر

# کانگریس درپن

سب ایڈیٹر: پروفیسر غلام اصدق

ایڈیٹر: ڈاکٹر سنجے کمار یادو

روزنامہ

پٹنہ 28 اپریل، جمعہ


# آنند موھن کی رھائی پر ھائے توبہ مچانے والے سیاسی پاگل پن کا شکار ھیں: ڈاکٹر سنجے کمار

## آئین کی دفعہ 161 اور سی آر پی سی کی دفعہ 433 اے سزا یافتہ قیدی کی رھائی کے انتظام کو یقینی بناتی ھے

کانگریس درپن: کسی بھی سزا یافتہ قیدی کی رہائی کے عمل میں پیچیدگی سال 2003 سے شروع ہوئی تھی۔ اس سے پہلے جب کوئی بھی سزا یافتہ قیدی رہا ہوتا تھا تو کوئی شور وغوغا نہیں ہوتا تھا۔ پھر، جب عمر قید کے قیدی نے اپنی اصل سزا 14 سال اور 20 سال کی معافی سمیت مکمل کی تو جیل سپرنٹنڈنٹ خود بخود اسے رہا کرنے کے لیے آزاد ہو گیا، اور مذکورہ قیدی کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ یہ باتیں کانگریس سیوا دل کے ریاستی صدر ڈاکٹر سنجے کمار نے کہیں۔ ڈاکٹر سنجے کے مطابق معزز سپریم کورٹ کے جج جسٹس آفتاب عالم پر مشتمل ڈویژن بینچ نے عمر قید کے قیدیوں کے لیے آبزرویشن دیتے ہوئے کہا کہ قانون کے مطابق عمر قید کی سزا پانے والے تمام قیدیوں کو عمر بھر جیل میں رہنا ہوگا۔ سپریم کورٹ کی طرف سے جاری کردہ اس ہدایت سے قانونی طور پر کوئی معمولی جھگڑا نہیں ہونے والا تھا۔ تمام ریاستوں کی حکومتوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ لیکن ایک چیز جو حکومت کے لیے راحت تھی اور وہ یہ کہ سی آر پی سی کی دفعہ 433 اے کو ذہن میں رکھتے ہوئے عدالت نے قیدیوں کی رہائی کے عمل کو حکومت پر چھوڑ دیا۔ جس میں حکومت کو یہ استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دے اور عمر قید قیدیوں کی 14 سال کی اصل سزا اور 20 سال کی معافی سمیت ان کے طرز عمل کے بعد ان کی بروقت رہائی کو یقینی بنائے۔ کیونکہ جیل اصلاح خانہ ہے، اذیت گاہ نہیں۔ ڈاکٹر سنجے نے کہا کہ اس کے بعد سے ملک کی تقریباً تمام ریاستوں کی حکومتوں نے اپنی ڈائرکٹو پرنسپل آف اسٹیٹ پالیسی کے تحت جیل مینوئل میں ترمیم کی اور عمر قید قیدیوں کی رہائی کے لیے ریاستی پریہار پریشد کا قیام عمل میں لایا۔ اس کے تحت ایس پی، پروبیشن آفیسر، متعلقہ ضلع کے جیل سپرنٹنڈنٹ اور پریذائیڈنگ کورٹ جس سے قیدی کو پہلی سزا سنائی گئی تھی، کی رائے حاصل کرنے کے بعد قیدی کی رہائی سے قبل ان کے طرز عمل کے تناظر میں، رہائی کی فائل قیدی کو ریاست میں بھیجا جاتا ہے۔ ازالہ کونسل کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ تب ہی ریاستی پریہار پریشد اس بات پر غور کرتی ہے کہ مذکورہ قیدی کو رہا کیا جائے یا نہیں۔ ڈاکٹر سنجے نے بتایا کہ بہار حکومت نے اسی مدت کے دوران سزا یافتہ قیدیوں کی رہائی کے عمل میں کچھ ترامیم کی ہیں۔ اس کے تحت کس قسم کے جرم کا ارتکاب کرنے والے قیدی کی رہائی کو یقینی بنایا جائے گا اور کس قسم کے جرم میں سزا یافتہ قیدیوں کو رہا نہیں کیا جائے گا۔ اس کے تحت بہار حکومت نے اپنی ریلیز پالیسی میں فیصلہ کیا تھا کہ *قتل کے ساتھ ڈکیتی *عصمت دری کے ساتھ قتل *ڈیوٹی کے دوران کسی بھی سرکاری ملازم کا قتل *دہشت گردی کے واقعات میں ملوث *قتل یا قتل عام وغیرہ وغیرہ واقعات میں ملوث عمر قید کی سزا پانے والے قیدیوں کو ریاستی پریہار پریشد رہا نہیں کرے گی۔ ریاستی حکومت کی صرف یہی ایک پالیسی مسٹر آنند موہن کی رہائی میں رکاوٹ تھی۔ اس پالیسی پر حکومت نے نظر ثانی کی اور پھر آنند موہن جیل سے باہر آئے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سنجے نے آنند موہن کی رہائی پر سوال اٹھانے والے لوگوں سے سوال کیا کہ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اگر ان کی سزا 2003 سے پہلے پوری ہو جاتی تو کیا وہ لوگ جو آج اس قدر شور مچا رہے ہیں، کیا ان کی سزا ختم ہو جاتی؟ کیا ان دنوں میں ایسا کرنے کے قابل ہو گیا تھا؟؟؟ شاید نہیں کیونکہ ان کے لیے کوئی گنجائش باقی نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی سی آر پی سی یا آئین ہند سے بالاتر نہیں ہے۔ نہ حکومت نہ عدالت۔ تاہم جب سی آر پی سی میں رہائی کی فراہمی کی ضمانت دی جاتی ہے، تو جو لوگ اس پر سوال اٹھاتے ہیں وہ یا تو متعصب ہیں یا ذہنی دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ اسی لیے ڈاکٹر سنجے نے اپیل کی کہ ہر کسی کو قانون کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی رہائی کا خیر مقدم کرنا چاہیے۔

# بی جے پی مغلوں کے بہانے راجپوتوں کی تاریخ کو مٹانا چاہتی ہے: سدھارتھ کشتریہ

پٹنہ: کانگریس درپن: این سی ای آر ٹی کے نصاب سے مغلوں کی تاریخ کو ہٹا کر مرکز کی بی جے پی حکومت راجپوتوں کی طاقت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ چونکہ راجپوتوں نے ہندوستان کے سال میں مغلوں اور غیر ملکی حملہ آوروں کے خلاف جنگ لڑی تھی۔ اس لیے جیسے ہی مغلوں کی تاریخ ہٹائی جائے گی راجپوتوں کی تاریخ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ کانگریس لیڈر اور کشتریہ سیوا دل کے صدر سدھارتھ کشتریہ نے اپنے بیان میں یہ باتیں کہیں۔ میواڑ کے بادشاہ رانا سنگرام سنگھ عرف رانا سانگا نے AD1509 سے AD1528 تک پراول کشتریہ بادشاہ کے طور پر حکومت کی۔ اس نے سلطان محمد حکمران مانڈو کو جنگ میں شکست دینے اور اسے قیدی بنانے کا کام کیا۔ اس نے راجپوتوں کو متحد کر کے ہندوستان کو بیرونی حملہ آوروں سے محفوظ رکھا۔ اسی طرح مہاراجہ بخت سنگھ ماروار کے راٹھور حکمران تھے۔ گنگوانہ کی لڑائی میں، بھکتا سنگھ اور اس کے ایک ہزارہ راٹھوروں کے گھڑسوار دستے نے 10,000 مغل سپاہیوں کے خلاف جنگ کی اور مغل فوج کو زیر کیا۔ اسی طرح درگا گاؤں نے 28 سال تک راٹھور اور اورنگزیب کے خلاف جنگ کی۔ مہاراجہ چھترسال بنڈیلا نے 22 سال کی عمر میں بندیل کھنڈ میں مغلوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ راجہ اجیت سنگھ راٹھور، چندرسن راٹھور نے تقریباً 20 سال تک ایک جنگجو کی طرح مغلوں کے انتھک حملوں کے خلاف جنگ لڑی اور مغل سلطنت کو الحاق پر مجبور کیا۔ میواڑ کے 16ویں صدی کے راجپوت حکمران مہارانا پرتاپ نے مغلوں کی سخت مخالفت کی۔ مالدیو راٹھور، رانا سانگا جس نے دہلی، مالوا اور گجرات کے سلطانوں کو 18 بڑی لڑائیوں میں شکست دی اور اس طرح راجستھان، مالوا، گجر پر میواڑ کی بالادستی قائم کی۔ گجرات کی سلطنت کو تین بار شکست دی اور ایک مضبوط راجپوت سلطنت قائم کی۔ اس نے راجپوتوں کو مغل حملہ آور بابر کے خلاف متحد کیا۔ اسی طرح رانا کمبھا، پرتھوی راج چوہان، مہر بھوج پر تیہار اور چوہان خاندان اور پر تیہار خاندان کے حکمران بیرونی حملہ آوروں کے خلاف مسلسل لڑتے رہے۔ ایسے بہت سے راجپوت بادشاہوں نے مغل حکمرانوں کے خلاف جنگ کی۔ اگر مغلوں کا نصاب نکال دیا جائے تو فطری طور پر راجپوتوں کی تاریخ کو ختم کرنا پڑے گا۔ یعنی بی جے پی نے ریزرویشن ختم کرنے کے لیے ملک کی نجکاری کی۔ اسی طرح مغلوں کی تاریخ ختم ہوتے ہی راجپوتوں کی بہادری کو فراموش کرنا چاہتی ہے مرکزی مودی حکومت۔

# نریندر مودی نے کہا- کانگریس اپنے وعدے پورے نہیں کرے گی- راہل گاندھی

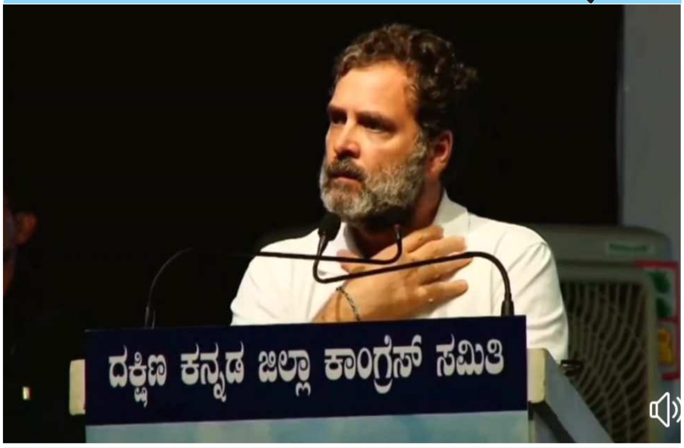


کانگریس درپن: مودی جی، کانگریس کی حکومت بنتے ہی ہم پہلی کابینہ میں کیے گئے 5 وعدے پورے کریں گے۔ کرناٹک کے عوام سے ہمارا پانچواں وعدہ۔ کانگریس کی حکومت بنتے ہی کرناٹک کی خواتین کے لیے مفت بس سفر ہم نے ہماچل پردیش، پنجاب، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں کیے گئے وعدوں کو پورا کیا ہے۔ ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں، ہم جھوٹے وعدے نہیں کرتے۔ ہم وزیراعظم کی طرح جھوٹ نہیں بولتے۔ کرناٹک کی ماہی گیری برادری سے ہمارا وعدہ- ماہی گیروں کے لیے 10 لاکھ کا انشورنس کور ڈیزل پر 25 روپے سبسڈی ماہی گیر برادری کی خواتین کے لیے 1 لاکھ کا بلا سود قرض: اڈوپی میں ماہی گیری برادری کے ساتھ بات چیت کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی ایم ایل اے کا کہنا ہے کہ کرناٹک کے وزیراعلیٰ کا عہدہ 2500 کروڑ میں خریدا جا سکتا ہے۔ ڈنگلیشور سوامی کہتے ہیں کہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں، اس لیے اس نے مجھے رعایت دی اور 40٪ کی بجائے 30٪ کمیشن لیا۔ جیب سے نکالا گیا پیسہ کہاں جا رہا ہے؟ جہاں بھی کانگریس کی حکومت بنتی ہے وہاں غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں بی جے پی کی حکومت ہے، جسے آپ نے منتخب نہیں کیا۔ بی جے پی نے جمہوریت کو تباہ کر کے، ایم ایل اے کو چرا کر یہ حکومت بنائی ہے۔ پورا کرناٹک اس حقیقت کو جانتا ہے۔

# متکبر، نرگسیت پسند، غیر انسانی اور غیر حساس وزیر اعظم: کانگریس

## 'خودکشی جیسا حساس موضوع وزیر اعظم کے لیے محض 'مذاق' ہے

## جو آفت میں موقع تلاشتے ہیں، یہ افسوسناک سے زیادہ تشویشناک ہے

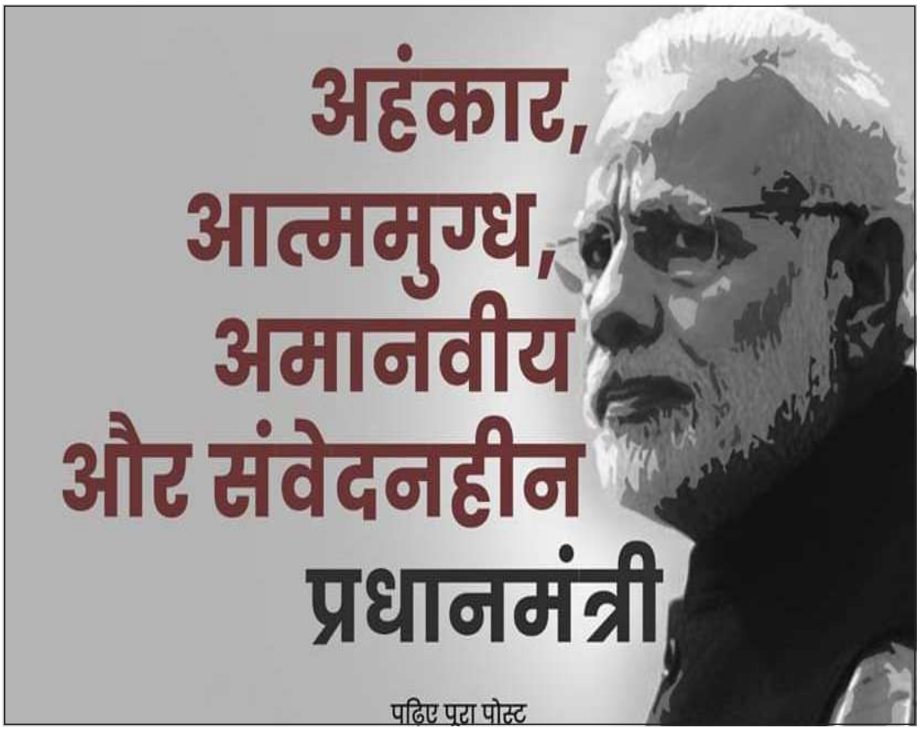


کانگریس درپن: آج ملک کے نوجوان، کسان، بے روزگار، چھوٹے درمیانے درجے کے تاجر اور خواتین حکومتی پالیسیوں سے بدعنوانی میں اضافے کی وجہ سے ذہنی دباؤ کے شکار ہیں۔ لوگ بیک وقت حکومت کے پیدا کردہ بہت سے مسائل سے نبرد آزما ہیں۔ تاہم وزیر اعظم کی بے حسی ظاہر کرتی ہے کہ انہیں بے روزگاری، بھوک، مہنگائی اور کرپشن کے جہنم میں پھنسے اہل وطن کی ذہنی صحت کی کوئی فکر نہیں۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ملک میں روزانہ 450 لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں، لیکن مودی جی کو اس کی کوئی پرواہ نہیں، ان کے لیے یہ محض مذاق ہے۔ جب کوئی شخص خودکشی کرتا ہے تو صرف وہی محسوس کرسکتا ہے کہ اس کے گھر والوں پر دکھوں کا کتنا بھاری پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔ خودکشی جیسے سنگین موضوع کا درد کسی ایسے والدین سے پوچھیں جس کے بیٹے یا بیٹی نے خودکشی کی ہو۔ ان بچوں کا درد پوچھو جن کے والدین نے خود کو مارا ہے۔ خودکشی نے لاکھوں خاندان اجاڑ دیے، نہ جانے کتنے لوگوں کی ہنسی اور کھیل کی زندگی چھین لی، نہ جانے کتنے گھروں کو ہمیشہ کے لیے اندھیروں میں ڈال دیا۔ لیکن وزیر اعظم کے لیے یہ دکھ کی نہیں مذاق کی بات ہے۔ دماغی صحت کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کے بجائے ان کے مسائل کو مذاق کی صورت میں پیش کرنا سراسر غیر انسانی اور بے شرمی ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم سے اور کیا توقع کی جاسکتی ہے جو اپنی عوام دشمن پالیسیوں سے عوام کے دکھ اور تکلیف میں دن رات اضافہ کرتے ہیں۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ ملک کے انتہائی ذمہ دار عہدے پر انتہائی غیر ذمہ دار شخص بیٹھا ہے۔ جمہوریت میں سرکاری ملازم کا یہ طرز عمل تکبر، نرگسیت، غیر انسانی اور بے حسی کی انتہا ہے۔

---

**پونچھ دہشت گردانہ حملے پر مودی حکومت خاموش کیوں؟ پون کھیرا کانگریس درپن:** پچھلے 8 سالوں میں، ہم پلوامہ، پامپور، اڑی، پٹھانکوٹ، گورداسپور، امرناتھ یاترا، سنجوان آرمی کیمپ جیسے حملوں میں سینکڑوں جانیں گنوا چکے ہیں۔ مودی حکومت نے جموں وکشمیر میں 1249 دہشت گردانہ حملوں کے ساتھ ہماری قومی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ جس میں 350 شہری مارے گئے اور 569 فوجی شہید ہوئے۔

ملک کی عوام اب کانگریس کی طرف دیکھ رہی ہے، جس طرح بی جے پی ملک کے مستقبل سے کھیل رہی ہے، اس کی وجہ سے عوام کا غصہ بڑھتا جا رہا ہے، بی جے پی جھوٹے وعدے لے کر حکومت میں آئی، ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا، انہیں پہلے سے بھی بدتر حالت میں کھڑا کر دیا گیا، آج تمام اپوزیشن لیڈر جو عوامی فلاح کی بات کرتے ہیں، وہ کسی نہ کسی معاملے میں پھنس جاتے ہیں، راہل گاندھی نے ہمیشہ خود کو ملک کے لیے ایک سچے لیڈر کے طور پر متعارف کرایا ہے اور ملک کے صحیح مسئلے پر بی جے پی کو آئینہ دکھانے کا کام کرتے رہے ہیں، لیکن اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے بی جے پی نے راہل گاندھی کو گھیر لیا تاکہ کوئی ان کے خلاف بول نہ سکے۔ پارلیمنٹ میں بی جے پی نے سازش کر پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کرا دی، اسی طرح بہار کے نائب وزیر اعلی تیجسوی یادو کو پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے، لیکن عوام کو اب پتہ چل گیا ہے کہ بی جے پی صرف جھوٹ بولنے والوں کی پارٹی ہے، اب 2024 میں بھارت کی عوام مرکزی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی۔

جناب وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت کے حکم کے مطابق ریلیف کیمپ میں شیشوپال سنگھ جی نمبڈا بوڈا گرام پنچایت، پنچایت سمیتی پالی میں عوام کے درمیان جا کر ماؤں، بہنوں اور ان کی مادریت کا صحبت حاصل کرنے کے بعد ان کے پاس پیار سے بیٹھ کر، عوامی بہبود کی اسکیم مستفید کرایا۔ اس تعلق سے اہم معلومات فراہم کی ساتھ ساتھ راج پروہت کی نائب سربراہ مسز شیلا سنگھ جی کو بھی ماں کی طاقت ملی اور سبھی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ٹیم: ششوپال سنگھ نمبڈا اسمبلی حلقہ-سومر پور (121)

# طلبہ رہنماؤں نے اکزامینشن کنٹرولر ڈاکٹر آنند کمار سنگھ کو اعزاز سے نوازا

بودھ گیا، کانگریس درپن: گیا کالج، گیا اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن کے طلباء نے مگدھ یونیورسٹی کے اکزامینشن کنٹرولر ڈاکٹر آنند کمار سنگھ کو پھولوں کا گلدستہ اور ایک پودا دے کر انہیں اعزاز سے نوازا۔ صدر کے ایوارڈ سے نوازے گئے وشال راج نے کہا کہ مگدھ یونیورسٹی گزشتہ 2 سالوں سے انتہائی خستہ حالت میں چلی گئی تھی نہ تو کوئی امتحان لیا جا رہا تھا، نہ ڈگری دی جا رہی تھی اور نہ ہی کوئی کام معمول کے مطابق کام ہو رہا تھا لیکن جب سے آنند کمار سنگھ کو مگدھ یونیورسٹی کا کنٹرولر امتحانات بنایا گیا، تب سے انہوں نے مگدھ یونیورسٹی کو دوبارہ پٹری پر لانے کی کوشش کیا جا رہا ہے۔ اپنے کام میں وہ تمام کلاسز کے طلباء کو محنت سے امتحان دلوانے کے ساتھ ساتھ ووکیشنل اور روایتی کورسز کے بچوں کے امتحانی فارم بھرنے کے ساتھ ساتھ امتحان کو صحیح وقت پر کروانے کا وعدہ بھی کر رہے ہیں۔ اگر ان جیسے محنتی، جنگجو اور جدوجہد کرنے والے افسران ہر شعبہ میں موجود ہوں تو مگدھ یونیورسٹی بہت جلد نمبر 1 یونیورسٹی کی فہرست میں شامل ہو جائے گی۔ اس موقع پر موجود اسٹوڈنٹ لیڈر ابھیجیت سنگھ راجپوت نے کہا کہ آج ہر طالب علم خوش ہے اور مگدھ یونیورسٹی میں ہونے والے کام کی وجہ سے کافی خوشی ہے۔ جس طرح سے مگدھ یونیورسٹی دوبارہ پٹری پر آ رہی ہے، اسی طرح اگر گیا کالج گیا میں صاف ستھرا ماحول ہو تو گیا کالج گیا جیسا کہ پہلے تھا کالج بنے گا۔ کیونکہ گیا کالج گیا کو ایک مضبوط پرنسپل ہی سنبھال سکتا ہے، گزشتہ کئی ماہ سے گیا کالج گیا کے طلباء میں خوف کا ماحول ہے، پتہ نہیں کب کیا ہوگا۔ مگدھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو توجہ دینی ہوگی۔ اس پروگرام میں وشال راج کے ساتھ طلبہ لیڈر ابھیجیت سنگھ راجپوت، سدرشن یادو، سوروکمار، ستیم سنگھ راجپوت، گوروکمار، کوشک کمار، انشو مشرا، سچن سنگھ، دیویا کماری، وجیتا کماری، سومیا مشرا، شاکھی کماری، کو اعزاز سے نوازا گیا۔ صدر کی طرف سے رادھا راجپوت، سنجنا پاسوان اور دیگر طلباء موجود تھے۔

## ضلع کانگریس کمیٹی ٹہری گڑھوال اتراکھنڈ

آج کا خط 27 اپریل 2023

محترم وزیر اعظم صاحب

میرا سوال یہ ہے کہ کیا گوتم اڈانی گروپ کے اثاثے جو سال 2014 میں صرف 800 کروڑ تھے، سال 2019 میں 1000 کروڑ تھے اور سال 2022 میں 14000 کروڑ ہو گئے ہیں؟ کیا سرکاری بینک، ایل آئی سی، پراویڈنٹ فنڈ، پنشن فنڈ اور دیگر عوامی پیسے بھی اس کام میں لگے ہوئے ہیں؟ کیا SEBI اور دیگر مالیاتی ریگولیٹری اداروں نے، اس غیر متوقع/غیر فطری نمو کے باوجود، ان تمام سالوں میں اس کا مطالعہ کیا؟ یہ کام عوام کے پیسے کی حفاظت اور قوم کے مفاد میں کرنا ضروری تھا۔

راکیش رانا

ضلعی صدر ضلع کانگریس کمیٹی

ٹہری گڑھوال اتراکھنڈ۔

# این ایس یو آئی کے طلباء پر ہوئے مقدمہ کو سی جی ایم نے عدم ثبوت کی وجہ سے 11 سال کے بعد ختم کیا: کانگریس

درپن: سی جی ایم کورٹ میں وزیر اعلیٰ کو کالا جھنڈا دکھانے کے جرم میں جاری مقدمات جو کہ 11 سال سے چل رہے تھے، عدم ثبوت کی وجہ سے ختم کر دیے گئے۔ بیگوسرائے این ایس یو آئی کے طلباء نشانت کمار، سوپنل سونو، وکرم کمار، پون گاندھی، شیوکمار، ابھیشیک کمار ٹنکو کو باعزت بری کروانے میں ضلع کانگریس کے لیڈر ایڈوکیٹ شانتی سوامی، ایڈوکیٹ سنجے سمراٹ جی کا قابل ستائش تعاون رہا۔ دونوں وکیل فیس وصول کیے بغیر کیس کی پیروی کرتے رہے۔ طلبہ یونین کے رہنماؤں کو بیک وقت بری کیے جانے پر، ضلع کانگریس کے رہنماؤں سرجن سنگھ، رام ولاس سنگھ، مرلی دھر مراری، برجیش کمار پرنس، سنجے سنگھ، رنجیت کمار مکھیا، آلوک کمار جگا، لکھن پاسوان، شیوشنکر پودار، شانتی سوامی نے دونوں

وکلاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا جو مقدمے کا سامنا کر رہے تھے۔ مذکورہ اطلاع بیگوسرائے کانگریس کمیٹی کے سابق ضلع سکریٹری رنجیت کمار مکھیا نے دی۔

# من کی بات نہیں، عوام کی بات سنیں وزیر اعظم: کانگریس

کانگریس درپن: اگر وزیر اعظم نریندر مودی کے ریڈیو پروگرام ''من کی بات'' کے بجائے ہم گزشتہ نو برسوں سے عوام (ملک کے باشندوں) کی بات سنتے تو آج ملک میں کمر توڑ مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، گھوٹالوں کا شکار عوام نہ ہوتی اور نہ اہل وطن پریشان رہتے۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی نمائندے اور علاقائی ترجمان پروفیسر وجے کمار مٹھو، سابق ایم ایل اے محمد خان علی، ضلع نائب صدر رام پرمود سنگھ، بابولال پرساد سنگھ، مولانا آفتاب خان، شراون پاسوان، دامودر گوسوامی، ابھیشیک سریواستو، شیوکمار چورسیا، امیت کمار عرف رنکو سنگھ، ادے شنکر پالیت،

وپن بہاری سنہا، کندن کمار، وشال کمار، محمد صمد، خالد امین، محمد احمد رضا خان وغیرہ نے کہا کہ 2014 سے برسر اقتدار آنے والی مودی

حکومت نے اب تک کوئی نہ تو انہوں نے گفتگو سنی اور نہ ہی کوئی پریس کانفرنس کی بلکہ الٹا اپنی "من کی بات" پر بات کرتے رہے جس کی 100ویں قسط 30 اپریل کو بڑی تیاری کے ساتھ منعقد کی جارہی ہے جس دن 100 کا سکہ بھی جاری کیے جائیں گے، جس پر"من کی بات" جاری کی جائے گی، 100 کا معاملہ لکھا جائے گا۔ رہنماؤں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ ملک میں ایسے بادشاہ بھی گزرے جنہوں نے اپنی بالادستی اور طاقت دکھانے کے لیے چمڑے کا سکہ بھی استعمال کیا، آج وہی بات عام لوگوں میں موضوع بحث ہے کہ انہی خطوط پر شاید عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کے دور اقتدار میں چار دھاتوں چاندی، تانبا، نکل، زنک، 100 روپے کا سکہ بھارتی ٹکسال 30 اپریل کو جاری کرے گا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ہندوستان کی تاریخ میں وزیر اعظم نریندر مودی ملک کے واحد وزیر اعظم ہیں جو صرف اپنے من کی بات کرتے ہیں، کبھی عوام کی بات نہیں سنتے اور نہ ہی میڈیا کے روبرو پریس کانفرنس کرتے ہیں جو جمہوریت کا چوتھا ستون ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ پرسار بھارتی نے ایک پروگرام من کی بات 100 کا انعقاد کیا ہے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے وزیر اعظم کے پسندیدہ 100 لوگ بھی شرکت کریں گے، جن کے ساتھ وزیر اعظم نے پہلے بات کی ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ پروگرام کے آخر میں وزیر داخلہ امت شاہ خطاب کریں گے، جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں ہم دو، ہمارے دو یعنی مودی-شاہ، اڈانی-امبانی کی حکومت چل رہی ہے۔

# کانگریس کے سابق امیدوار جئے سنگھ نے بگھا علاقہ کے مسائل کو لیکر ڈی ایم کو میمورنڈم سونپا

کانگریس درپن: بگاہا اسمبلی حلقہ کے سابق کانگریس امیدوار جیش منگل سنگھ عرف جے سنگھ نے ضلع مجسٹریٹ کو علاقہ کے اہم مسائل کے حوالے سے ایک میمورنڈم پیش سونپا، درخواست میں بتایا کہ بگھا اسمبلی حلقہ میں دو سلگتے ہوئے مسائل ہیں جس سے عوام پریشان ہیں۔ مختلف گاؤں کو جوڑنے والا پل تقریباً ڈیڑھ سال سے ٹوٹا ہوا ہے، اس سے دو درجن دیہات کے لوگ اس پل سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ گزشتہ سال 21 فروری کو گر گیا تھا، جس کے بعد پل کے کنارے سے جانے کے لیے ایک ڈائیورشن بنایا گیا تھا، جو بارش کے موسم میں بہہ گیا ہے۔ بڑی گاڑیوں کی آمدورفت بند ہے۔ بارش کا موسم آنے والی ہے۔ پل کی نئی تعمیر نہ کی گئی تو لوگوں ج آمدورفت ٹھپ ہوجائے گی، کنارے پر رائے باڑی مہووا سے تمکوہی تک تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر کنکریٹ ڈیم نہ بننے سے ہر سال ہزاروں لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ علاقے کی فصلوں کا بھاری نقصان ہوتا ہے نیز درجنوں افراد کے مکانات مسان ندی میں بہہ جاتے ہیں، اس حوالے سے ایس ڈی ایم بگاہا کو بھی اطلاع دی گئی ہے۔ نئے ضلع مجسٹریٹ دنیش رائے نے یقین دلایا کہ دونوں مسائل کو حل کرنے کی پہل کی جائے گی۔

# کرناٹک انتخابی نتیجہ ملک کے سیاسی منظرنامے اور عوام کے مزاج کو بدل دے گا

: کانگریس درپن: ہم ذاتی کامیابی کی بجائے ملکی مفاد میں یہ الیکشن جیتنا اپنے لیے بہت ضروری سمجھتے ہیں۔ ملک کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے، آئین کو نظرانداز کیا جا رہا ہے، خودمختار اداروں کا غلط استعمال ہو رہا ہے اور نہ صرف کرناٹک میں بلکہ کئی جگہوں پر امن واماں نہیں ہے۔ جو لوگ ریاستوں اور ملک پر حکومت کر رہے ہیں وہ موجودہ قوانین کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ انتظامیہ اور عدلیہ کو قوانین پر عمل درآمد کی اجازت دینے کے بجائے وہ قواعد وضوابط کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ اس لیے یہ الیکشن جیتنا بہت ضروری ہے۔ ملک کے وقار اور شان کے لیے یہ الیکشن جیتنا بہت ضروری ہے۔ یہ الیکشن یقیناً پورے ملک کی سیاسی رنگت اور عوام کے مزاج کو بدل دے گا۔ یہ ریاستی الیکشن ہے اور لوگوں نے پارٹی اور بی جے پی کی حکومت کی مخالفت کی ہے کہ اس نے کرناٹک کے ساتھ کیا کیا ہے۔ انہوں نے کتنی سرمایہ کاری کی، کتنا انفراسٹرکچر بنایا، کتنی آبپاشی کی ترقی کی، کتنی سڑکیں بنائیں۔ آپ نے بنگلور شہر کی دیکھ بھال کیسے کی، جسے ہندوستان کی سیلیکون ویلی کہا جاتا ہے؟ 40٪ کمیشن کی کرپشن کیوں؟ ہم پوچھ رہے ہیں کہ تم لوگوں نے اپنے دورِ حکومت میں کیا کیا؟ بی جے پی لیڈر مودی کے نام پر ووٹ مانگ رہے ہیں۔ کیا مودی ریاست کے وزیر اعلیٰ بننے جا رہے ہیں؟ کرناٹک میں کانگریس حکومت بنانے جا رہی ہے۔ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ یقینی طور پر ہمیں اکثریت ملے گی اور یہ ہمارا اندازہ ہے اور ہمارا سروے یہی کہتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی کہے کہ ہمیں اتنی اکثریت نہیں ملے گی اور یہ لٹک جائے گی تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیا ہم صرف الیکشن کی بات نہیں کر رہے؟ ہم عوامی مفاد میں مسائل اٹھا رہے ہیں اور عوام کا پیسہ لیا جا رہا ہے۔ ہم پارلیمنٹ کے ذریعے عوام کو سمجھانا چاہتے تھے کہ یہ وہ پیسہ ہے جو آپ نے لائف انشورنس کارپوریشن میں لگایا ہے یا بینک میں جمع کرایا ہے، لیکن قواعد میں نرمی کر کے وہ پیسہ کسی اور کی جیب میں جا رہا ہے۔ اس لیے ہم ملک کے مفاد میں احتجاج کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے پوچھا کہ شیل کمپنیوں میں سرمایہ کاری کے لیے آپ کے پاس 20 ہزار کروڑ روپے کہاں سے آئے؟ انہوں نے پوچھا کہ وہ (گوتم اڈانی) کتنی بار آپ (مسٹر مودی) کے ساتھ آئے ہیں۔ ایسے سوالات حکومت کے لیے شرمناک ہیں۔ اس لیے انہیں پارلیمنٹ سے نااہل قرار دے دیا۔

# کانگریس بلاک صدر نے پانی پر مبنی آگ بجھانے والے آلات تقسیم کرنے کا مطالبہ چوتروا تھانہ سے کیا

کانگریس درپن: اس علاقے میں ان دنوں آگ لگنے کے واقعات معمول بن گئے ہیں، جیسے ہی درجہ حرارت بڑھتا ہے اور مغربی ہواؤں کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے تو کہیں نہ کہیں آگ لگنے کی اطلاعات ملتی ہیں۔ لیکن بگاہا سے فائر بریگیڈ کی ٹیم کے پہنچنے سے پہلے ہی سب کچھ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں بگاہا بلاک کے کانگریس صدر دنیش یادو نے چوتروا تھانہ میں آگ بجھانے کے آلات کی مانگ کرتے ہوئے بگہاہ سب ڈویژنل افسر کو تحریری درخواست دی ہے۔ بدھ کو کانگریس صدر نے درجنوں لوگوں کے ساتھ مطالبہ کیا کہ علاقے میں آئے دن آگ لگنے کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جبکہ بگہا سے فائر بریگیڈ کو آنے میں کافی وقت لگتا ہے جس کی وجہ سے مقامی لوگ آگ پر قابو پانے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ آگ سے تب تک سب کچھ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے آگ متاثرین کو کافی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ویسے چوتروا پولیس اسٹیشن کے احاطے میں آگ بجھانے کا انتظام کیا جائے تو یقیناً آگ لگنے کے بعد اس پر قابو پانا بہت آسان ہو جائے گا۔ اور آس پاس کے علاقے میں آگ لگنے کے بعد فوری طور پر موقع پر پہنچا جا سکتا ہے۔ دنیش یادو نے بتایا کہ بگاہا کے مختلف تھانوں میں آگ بجھانے کا نظام موجود ہے، جس میں بھوویریا تھانے سمیت تمام تھانوں میں آگ بجھانے کے آلات موجود ہیں، اسی طرح گنڈک کے آر پار پانی کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ NH 727- مین روڈ کے کنارے واقع چوتروا پولیس اسٹیشن میں آگ بجھانے کا آلہ، تاکہ لوگ آگ پر قابو پا سکیں۔ اس موقع پر شیام سندر کشواہا، امیش پڈت، اوم پرکاش پڈت، سکھادی داس، دنیش یادو، ونود چوہان، چھوٹا ٹھاکر، رام کیشن مہتو، اور کپل یادو سمیت درجنوں لوگ موجود تھے۔

# سماجی کارکن سونا دیوی باوری نے عظیم الشان کسان سمّیلن میں حصہ لیا کانگریس

درپن: آج جسراسر (نوکھہ) میں سماجی کارکن سونا دیوی باوری نے شری رامیشور لال جی دودی کی دعوت پر دانارام جی تارڑ کی مورتی کی نقاب کشائی کے موقع پر منعقدہ عظیم الشان کسان سمّیلن میں شرکت کا موقع ملا۔ اپوزیشن کے سابق لیڈر اور کابینہ کے وزیر رامیشور جی دودی کے زیر اہتمام آج کے کسان سمّیلن میں لاکھوں لوگ جمع ہوئے، جن سے مجھے خطاب کرنے کا موقع بھی ملا، سمّیلن میں آئی بھیڑ یہ اشارہ دے رہا ہے کہ راجستھان میں دوبارہ کانگریس کی حکومت آئے گی۔ اس موقع پر راجستھان کے وزیر اعلیٰ مسٹر اشوک گہلوت، ہریانہ کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر بھوپیندر سنگھ ہڈا، راجستھان کے ریاستی انچارج مسٹر سکھجندر سنگھ رندھاوا، ریاستی کانگریس صدر مسٹر گووند سنگھ دوتاسارا کے علاوہ کئی عوامی نمائندے، کسان کے علاوہ ہزاروں افراد موجود تھے۔

# بی جے پی کا نظریہ تقسیم، دشمنی اور غریبوں اور دلتوں کے تئیں نفرت اور تعصب سے بھرا ہوا ہے۔ ملیکارجن گھڑگے

کانگریس درپن: کانگریس کے قومی صدر ملیکارجن گھڑگے نے کہا کہ میں نے نفرت اور بغض کی سیاست پر بات کی۔ میرا بیان نہ تو ذاتی طور پر وزیر اعظم مودی کے لیے تھا اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کے لیے، بلکہ اس نظریے کے لیے تھا جس کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔ پی ایم مودی کے ساتھ ہماری لڑائی کوئی ذاتی لڑائی نہیں ہے۔ یہ ایک نظریاتی جنگ ہے۔ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا میرا مقصد نہیں تھا اور اگر دانستہ یا نادانستہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جائے تو یہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا اور نہ ہی یہ میرے طویل سیاسی کیریئر کا رواج ہے۔ میں نے ہمیشہ دوستوں اور مخالفین کے لیے سیاسی درستگی کے اصولوں اور روایات پر عمل کیا ہے اور زندگی کی آخری سانس تک کرتا رہوں گا۔ میں اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے لوگوں کی طرح لوگوں اور ان کے مسائل کا مذاق نہیں اڑاتا کیونکہ میں نے غریبوں اور پسے ہوئے لوگوں کے دکھ اور تکلیف دیکھی اور سہی ہے۔ پانچ دہائیوں سے، میں ہمیشہ بی جے پی اور آر ایس ایس اور ان کے لیڈروں کے تقسیم نظریہ کا مخالف رہا ہوں۔ میری سیاسی لڑائی ان کی سیاست کے خلاف تھی، ہے اور رہے گی۔

## جگدیش پور کانگریس پارٹی کے قانون ساز اسمبلی کی اسپیکر معطل: محترمہ سشیلا دیوی

کانگریس درپن: اس شخص کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں جس نے عہدہ لیا کہ تنظیم کو مظبوط کریں گے اور کام نہیں کر رہے ہیں۔ شریمتی سشیلا دیوی نے پوسٹ کارڈ بھرتے ہوئے جگدیش پور قانون ساز اسمبلی کے کانگریس پارٹی کے اسپیکر کو معطل کر کے ان کی جگہ مسٹر رام سنگھ کو نامزد کیا ہے۔ وہاں کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر شری رام سنگھ ایک ابھرتے ہوئے نوجوان لیڈر ہیں، وہ ہر کام میں ہماری مدد کرتے ہیں اور آگے بھی پارٹی کو مظبوط کرنے کے لئے ہمارے دم قدم رہیں گے۔

# جنتر منتر پر پہلوانوں کا دھرنا چوتھے دن بھی جاری

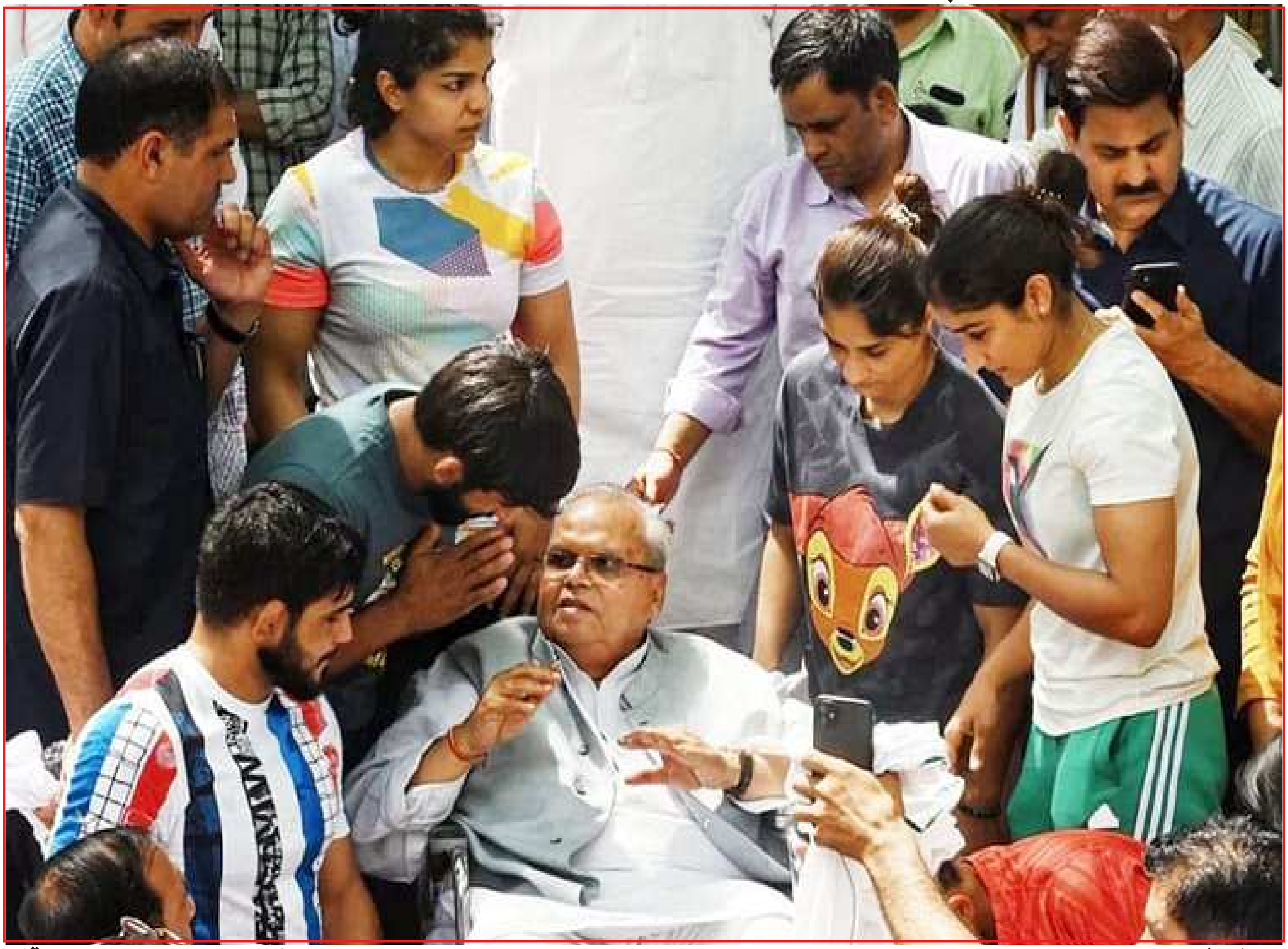

نئی دہلی، کانگریس درپن: ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا کے صدر برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے جنتر منتر پر خواتین پہلوانوں کا احتجاج بدھ کو چوتھے دن بھی جاری رہا۔ آج کھلاڑیوں نے دن کا آغاز سڑکوں پر دوڑ کر کیا۔ جموں کے سابق گورنر ستیہ پال ملک نے احتجاجی مقام پر پہنچ کر کھلاڑیوں کی حمایت کی۔ ملک نے کہا کہ یہ بہت بری صورتحال ہے کہ ملک کا نام روشن کرنے والے کھلاڑیوں کو انصاف کے لیے سڑکوں پر بیٹھنا پڑ رہا ہے۔ احتجاجی کھلاڑیوں نے بدھ کی صبح احتجاجی مقام پر پریکٹس اور ٹریننگ سیشنز کا انعقاد کیا۔ اس دوران کھلاڑیوں نے دوڑ لگا کر ورزش کی۔ اس کے ساتھ اسے عارضی میدان سمجھ کر تربیت بھی کی گئی۔ پہلوانوں نے تقریباً ایک گھنٹے تک پسینہ بہایا۔ ستیہ پال ملک وہیل چیئر پر بیٹھ کر دوپہر میں احتجاجی مقام پر پہنچے تھے۔ یہاں انہوں نے کھلاڑیوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو بھارتی ریسلنگ فیڈریشن کے صدر بی جے پی رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف مقدمہ درج کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دھرنے پر بیٹھے کھلاڑی ملک کے لیے تمغے لانے کے لیے بہت محنت کرتے ہیں، اس کے باوجود نہ حکومت ان کی سن رہی ہے اور نہ ہی پولیس۔ ہریانہ سے آئی این ایل ڈی لیڈر کرن سنگھ چوٹالہ بھی جنتر منتر پہنچے۔ انہوں نے ہڑتال کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر طرح سے کھلاڑیوں کے ساتھ ہیں۔ اور جلد ہی دوسروں کو ان کی حمایت کے لیے بھیجیں گے۔ کانگریس پارٹی کی قومی سکریٹری اور راجستھان کی شریک انچارج امرتا دھون نے بھی دھرنے کے مقام پر پہنچ کر کھلاڑیوں کا ساتھ دیا۔ اس موقع پر اولمپیئن پہلوان بجرنگ پونیا نے کہا کہ ہم پرامن احتجاج کر رہے ہیں۔ وہ یہاں ٹریننگ بھی کر رہے ہیں۔ ملک کے لوگوں نے ہمیں ملک کے لئے تمغے جیتنے کی ذمہ داری دی ہے اور ہمیں اسے پورا کرنا ہے۔ پولیس نے ابھی تک ایف آئی آر درج نہیں کی تو پولیس ہمیں احتجاج کرنے یا ٹریننگ دینے سے کیسے روک سکتی ہے۔ کھاپ پنچایتوں کے عہدیداروں نے بھی آج اس دھرنے میں خواتین پہلوانوں کا ساتھ دینے موقع پر پہنچے۔